Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL6 , Issue2
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

ماریہ ممتاز

ریسرچ اسکالر، شعبہ اردو، غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان

اردو ادب اور سوشل میڈیا: تخلیق، ترسیل اور تاثیر

Maria Mumtaz
Research Scholar Urdu Ghazi University, Dera Ghazi Khan

Urdu Literature And Social Media: Creation, Communication, And Impact

This paper explores the dynamic interaction between Urdu literature and social media, focusing on the processes of creation, communication, and impact. With the advent of digital platforms, Urdu literature has undergone a significant transformation in both form and accessibility. Social media has provided writers with an open space to publish their works instantly, thereby bypassing traditional publishing barriers. This accessibility has not only democratized literary expression but has also allowed for the emergence of new voices and genres within Urdu literature. At the same time, the communication of literature through social media has expanded readership, connecting writers and audiences across geographical and cultural boundaries. However, this new paradigm also raises critical questions about literary quality, plagiarism, and the dominance of popularity-driven content over meaningful artistic expression. The paper critically examines how social media influences readers' engagement, reshapes linguistic trends, and alters traditional literary norms. By analyzing these aspects, the study highlights both the opportunities and challenges posed by digital platforms for the future of Urdu literature. Ultimately, the paper argues that while social media enriches literary visibility and diversity, it also necessitates conscious efforts to preserve the depth, quality, and cultural identity of Urdu literary tradition.

Keywords : Urdu Literature, Social Media, Digital Communication, Literary Creation, Reader Engagement, Cultural Identity, Literary Quality, Plagiarism, Popularity-Driven Content, Linguistic Trends

اردو ادب اپنی تہذیبی اور فکری اساس کے ساتھ ہمیشہ برصغیر کی سماجی، ثقافتی اور فکری زندگی کا آئینہ رہا ہے۔ اردو شاعری، افسانہ، ناول، ڈرامہ اور تنقید نے مختلف ادوار میں سماجی مسائل، سیاسی تبدیلیوں اور انسانی جذبات کی بھرپور عکاسی کی ہے۔ ادب کو ہمیشہ ایک ایسا آلہ سمجھا گیا ہے جو نہ صرف جذبات کو زبان دیتا ہے بلکہ معاشرے کی اجتماعی سوچ اور رویوں کو بھی تشکیل دیتا ہے۔ لیکن اکیسویں صدی میں جب ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل ذرائع نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کو بدل دیا تو ادب بھی اس تبدیلی سے الگ نہ رہ سکا۔ اس نئے عہد کی سب سے بڑی اور نمایاں خصوصیت "سوشل میڈیا" ہے جس نے انسان کے اظہار، رابطے اور ابلاغ کے تمام انداز بدل دیے ہیں۔ سوشل میڈیا دراصل ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس نے ابلاغ کو براہِ راست، جمہوری اور ہمہ گیر بنا دیا ہے۔ جہاں پہلے کتاب، رسالہ اور اخبار ہی تخلیقی اظہار اور ترسیل کا بنیادی ذریعہ تھے، اب وہاں فیس بک، انسٹاگرام، ٹوئٹر (ایکس)، یوٹیوب اور بلاگز جیسے پلیٹ فارمز نے ادب کو ایک نئی جہت عطا کر دی ہے۔ اب تخلیق محض اشاعتی اداروں تک محدود نہیں رہی بلکہ ہر فرد اپنی تحریر کو براہِ راست ہزاروں بلکہ لاکھوں قارئین تک پہنچا سکتا ہے۔ اس طرح اردو ادب کے امکانات میں وسعت پیدا ہوئی ہے اور قاری اور ادیب کے درمیان موجود فاصلہ نہ صرف کم ہو گیا ہے بلکہ ایک نئے مکالماتی رشتے نے جنم لیا ہے۔

سوشل میڈیا نے اردو ادب کی تخلیق کو نئی سمت دی ہے۔ اب تخلیق کار صرف طویل ناول، ضخیم کتاب یا روایتی افسانہ لکھنے تک محدود نہیں بلکہ مختصر کہانی، "مائیکرو فکشن"، فوری

نظم اور فیس بکی شاعری جیسے رجحانات سامنے آچکے ہیں۔اس تبدیلی نے جہاں تخلیق کو سہل اور فوری بنادیا ہے وہاں نئے تجربات اور اسالیب بھی متعارف کرائے ہیں۔نوجوان نسل جو پہلے مطالعہ سے دور سمجھی جاتی تھی، اب سوشل میڈیا کے ذریعے ادب کے قریب آرہی ہے۔یہ وہ نسل ہے جو موبائل اور ڈیجیٹل دنیا سے جڑی ہوئی ہے، اس لیے اس کے لیے ادب کی یہی ڈیجیٹل صورت زیادہ پرکشش ہے۔

اردو ادب کی ترسیل کے حوالے سے سوشل میڈیا نے ایک ایسا انقلاب برپا کیا ہے جو ماضی میں ناقابل تصور تھا۔کسی افسانے یا نظم کو اگر ماضی میں قارئین تک پہنچانا ہوتا تو اس کے لیے طویل اشاعتی عمل درکار ہوتا، لیکن اب ایک کلک پر وہ تحریر عالمی سطح پر لاکھوں قارئین تک پہنچ سکتی ہے۔یہ وسعت اور تیزی ادب کو نہ صرف زیادہ موثر بناتی ہے بلکہ قاری کی فوری رائے اور ردعمل کو بھی شامل کرتی ہے۔اس طرح ادب اور قاری کے درمیان تعلق میں براہِ راست مکالمے کی فضا پیدا ہوگئی ہے جو تخلیقی اور تنقیدی رویوں کو بھی فروغ دیتی ہے۔سوشل میڈیا نے اردو ادب کی تاثیر کو بھی کئی گنا بڑھادیا ہے۔ایک نظم یا افسانہ اگر وائرل ہو جائے تو وہ سماجی مباحث کا حصہ بن سکتا ہے۔مثال کے طور پر، صنفی مساوات، دہشت گردی، ماحولیاتی مسائل، مہاجرت اور سماجی انصاف جیسے موضوعات پر لکھی گئی تحریریں نوجوانوں کو زیادہ متاثر کرتی ہیں اور ان میں شعور پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔یہ وہ قوت ہے جو ماضی میں اخبارات یا رسائل کے محدود حلقے تک ہی محدود رہتی تھی لیکن اب عالمی سطح پر اثرانداز ہو سکتی ہے۔

تاہم، اس تصویر کا دوسرا رخ بھی موجود ہے۔سوشل میڈیا نے جہاں ادب کو نئی زندگی دی ہے وہیں اس کے ساتھ سطحیت اور عجلت پسندی کے عناصر بھی داخل ہوئے ہیں۔اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تحریر کے معیار کے بجائے اس کی مقبولیت کو اہمیت دی جاتی ہے۔وائرل ہونے کا تصور کئی مرتبہ ادب کے سنجیدہ پہلو کو نظرانداز کر دیتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ سرقہ (plagiarism)، غیر معیاری تحریروں کی کثرت اور قاری کے سطحی ردعمل جیسے مسائل بھی سامنے آتے ہیں۔اس کے باوجود یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ سوشل میڈیا نے ادب کے امکانات میں اضافہ کیا ہے اور اردو زبان کو نئے زمانے کی زبان بنادیا ہے۔یہاں یہ سوال بھی اہم ہے کہ کیا سوشل میڈیا پر تخلیق ہونے والا ادب "اصل ادب" کی حیثیت رکھتا ہے یا یہ محض عارضی اور وقتی اظہار ہے؟ اس سوال پر مختلف حلقوں میں بحث جاری ہے۔کچھ ناقدین کا خیال ہے کہ یہ سطحی اور غیر معیاری ادب ہے جو زیادہ عرصے تک اپنی اہمیت برقرار نہیں رکھ سکے گا۔لیکن دوسری طرف یہ دلیل بھی دی جاتی ہے کہ ہر دور میں ادب کی شکلیں بدلی ہیں اور یہ تبدیلی دراصل نئے زمانے کی ضرورت ہے۔جس طرح ماضی میں چھاپہ خانہ آنے کے بعد ادب نے نئی وسعتیں اختیار کیں، اسی طرح سوشل میڈیا بھی ادب کے لیے نئے امکانات پیدا کر رہا ہے۔

اردو ادب کے محققین اور ناقدین کے لیے یہ ایک نیا میدان ہے۔انہیں یہ دیکھنا ہوگا کہ سوشل میڈیا کے ذریعے وجود میں آنے والا ادب کن پہلوؤں سے اردو زبان و ادب کو متاثر کر رہا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس تخلیق اور ترسیل کو معیاری خطوط پر پرکھا جائے تاکہ ادب کی اصل روح اور معیار قائم رہے۔ادب کی یہی نئی جہت ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ زبان، اظہار اور قاری کے تعلق میں آنے والی تبدیلیوں کو کس طرح علمی اور تحقیقی زاویے سے سمجھا جائے۔

یوں کہا جاسکتا ہے کہ اردو ادب اور سوشل میڈیا کا تعلق محض وقتی یا اتفاقی نہیں بلکہ ایک بڑے تہذیبی اور فکری پس منظر کا حصہ ہے۔یہ تعلق نہ صرف ادب کی تخلیق اور ترسیل کے نئے راستے کھول رہا ہے بلکہ اس کی تاثیر کو بھی نئے زمانے کے تقاضوں کے مطابق ڈھال رہا ہے۔آج کے دور میں یہ موضوع اس لیے بھی اہم ہے کہ مستقبل کا ادب اب محض کاغذی کتابوں تک محدود نہیں رہے گا بلکہ ڈیجیٹل اسکرینوں پر بھی اپنی جگہ بنائے گا۔اس نئے منظرنامے کو سمجھے بغیر ہم ادب کی موجودہ اور آئندہ صورتِ حال کا مکمل ادراک نہیں کر سکتے۔

سوشل میڈیا نے اردو ادب کی تخلیق میں ایک نئی جہت پیدا کی ہے۔ماضی میں ادیب اپنی تخلیقات کو کاغذ پر قلم بند کر کے رسائل یا کتابوں کی شکل میں شائع کرواتا تھا۔یہ عمل وقت طلب بھی تھا اور محدود بھی، کیونکہ اس کی رسائی چند ہزار قارئین تک ہی ممکن تھی۔لیکن آج کے دور میں سوشل میڈیا نے تخلیق کے تمام روایتی انداز بدل دیے ہیں۔اب محض ایک کلک کے ذریعے کوئی بھی افسانہ، نظم، غزل یا تنقیدی نوٹ ہزاروں بلکہ لاکھوں قارئین تک بیک وقت پہنچ سکتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اردو ادب میں سوشل میڈیا کی موجودگی نے تخلیقی اظہار کو نہ صرف زیادہ جمہوری بنایا ہے بلکہ اس کے لیے امکانات کے در بھی کھول دیے ہیں۔سوشل میڈیا کے دور میں سب سے نمایاں تبدیلی مختصر اصناف کی مقبولیت ہے۔فیس بک اور ٹوئٹر (ایکس) پر قارئین زیادہ وقت طویل کہانیاں پڑھنے کے بجائے مختصر اور جامع تحریروں کو ترجیح دیتے ہیں۔اس رجحان نے "مائیکرو فکشن"، "فلیش فکشن"، اور "فیس بکی شاعری" جیسی نئی ادبی اصناف کو جنم دیا ہے۔یہ اصناف کم الفاظ میں زیادہ معنی خیز اور موثر اظہار پر زور دیتی ہیں۔مثال کے طور پر ایک مختصر جملہ یا دو مصرعے کسی پورے افسانے یا نظم کا تاثر پیدا کر دیتے ہیں۔اس طرح اردو ادب میں ایک ایسا تجرباتی میدان سامنے آیا ہے جو پہلے عام نہیں تھا۔

سوشل میڈیا پر ہونے والی تخلیق نے زبان کے اسلوب پر بھی اثر ڈالا ہے۔ یہاں کی زبان تیز، رواں اور قاری کے فوری ردِ عمل کے مطابق ڈھلتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی نئے الفاظ اور تراکیب روزانہ کی بنیاد پر ادب کا حصہ بن رہے ہیں۔ یہ صورت حال اس بات کا ثبوت ہے کہ اردو زبان جامد نہیں بلکہ متحرک اور ارتقائی عمل سے گزر رہی ہے (1)۔ تاہم، بعض ناقدین کے نزدیک یہ تبدیلیاں زبان کے معیار پر اثر انداز ہو رہی ہیں کیونکہ غیر روایتی تراکیب، انگریزی الفاظ اور چیٹ لینگویج بھی تخلیق میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس تنقید کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ زبان ہر دور میں اپنے ماحول کے مطابق ڈھلتی ہے اور یہی ارتقائی عمل اسے زندہ رکھتا ہے۔

سوشل میڈیا پر تخلیق کا سب سے بڑا امکان یہ ہے کہ قاری اور تخلیق کار براہِ راست ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہیں۔ پہلے قاری کے تاثرات تک رسائی کے لیے لمبے عرصے تک انتظار کرنا پڑتا تھا، لیکن اب ہر تخلیق پر فوری رائے، تنقید اور داد موجود ہوتی ہے۔ یہ ردِ عمل تخلیق کار کو نہ صرف نئی تحریک دیتا ہے بلکہ اس کے اسلوب اور موضوعات پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ قاری اب محض خاموش سامع نہیں رہا بلکہ تخلیقی عمل کا فعال حصہ بن چکا ہے۔

سوشل میڈیا نے تخلیق کار کو ایک بڑی آزادی بھی فراہم کی ہے۔ اب وہ کسی ادارتی پابندی، سنسر شپ یا اشاعتی رکاوٹ کے بغیر اپنی بات کہہ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے حساس موضوعات جیسے صنفی مساوات، دہشت گردی، جلاوطنی، معاشی ناہمواری اور ماحولیاتی تبدیلیاں اب زیادہ شدت کے ساتھ تخلیقات میں سامنے آ رہی ہیں۔ یہ وہ موضوعات ہیں جن پر کبھی کبھار روایتی ذرائع میں قدغن لگائی جاتی تھی، مگر سوشل میڈیا نے انہیں آزاد اظہار کی راہ فراہم کی ہے۔

اردو ادب کی نئی تخلیقات میں نوجوان نسل کا کردار نمایاں ہے۔ وہ نسل جو کتابی مطالعے سے دور جا رہی تھی، اب سوشل میڈیا کے ذریعے ادب کے قریب آ رہی ہے۔ نوجوان لکھاری اپنے بلاگز، فیس بک پیجز اور انسٹاگرام اکاؤنٹس کے ذریعے نہ صرف اپنی تخلیقات پیش کر رہے ہیں بلکہ اپنی ایک ادبی شناخت بھی قائم کر رہے ہیں۔ اس رجحان نے اردو ادب کو ایک نئی زندگی بخشی ہے اور اسے ایک بڑے اور متنوع قاری تک پہنچایا ہے (2)۔

اگرچہ سوشل میڈیا تخلیق کے لیے نئے امکانات فراہم کر رہا ہے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ تخلیق کی کثرت نے معیار اور کمیت کے درمیان فرق کو دھندلا دیا ہے۔ بہت سی تحریریں صرف مقبولیت حاصل کرنے کے لیے لکھی جاتی ہیں، جن میں فنی اور فکری گہرائی کم نظر آتی ہے۔ یہ صورتحال ادب کے سنجیدہ قارئین کے لیے ایک سوالیہ نشان ہے۔ اس کے باوجود سوشل میڈیا پر معیاری اور غیر معمولی تخلیقات بھی سامنے آ رہی ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ سوشل میڈیا نے اردو ادب کی تخلیق کو نئے امکانات اور تجربات سے روشناس کیا ہے۔ مختصر اصناف، نئی زبان و اسلوب، براہِ راست قاری کا تعلق، اور تخلیقی آزادی نے ادب کو مزید عوامی اور ہمہ گیر بنا دیا ہے۔ اگرچہ معیار اور سطحیت کے مسائل موجود ہیں، مگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو یہ تبدیلی اردو ادب کو نئے زمانے سے ہم آہنگ کر رہی ہے اور اس کے امکانات کو وسعت دے رہی ہے۔

سوشل میڈیا نے اردو ادب کی ترسیل اور ابلاغ میں ایک ایسا انقلاب برپا کیا ہے جو ماضی میں ناقابلِ تصور تھا۔ صدیوں تک ادب کی اشاعت اور قاری تک اس کی رسائی صرف اور صرف کاغذی کتابوں، رسائل اور اخبارات تک محدود تھی۔ ایک تخلیق کار کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ کسی بڑے ناشر یا ادبی جریدے سے وابستہ ہوتا تاکہ اس کی تخلیق قارئین تک پہنچ سکے۔ اس عمل میں وقت بھی لگتا تھا اور قارئین کا دائرہ بھی محدود ہوتا تھا۔ لیکن ڈیجیٹل عہد میں سوشل میڈیا نے اس پورے منظر نامے کو بدل دیا ہے۔ اب ادیب اور قاری کے درمیان فاصلے تقریباً ختم ہو گئے ہیں، اور تخلیق براہِ راست، فوری اور ہمہ گیر طور پر دنیا کے ہر خطے میں پہنچنے لگی ہے۔

روایتی طور پر اردو ادب کی ترسیل کا سب سے بڑا ذریعہ اخبارات اور ادبی رسائل تھے۔ "ادبِ لطیف"، "نقوش"، "فنون"، "اوراق" اور "سیپ" جیسے جریدے اردو ادب کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کرتے رہے۔ ان کی بدولت نئی تخلیقات قارئین تک پہنچتی تھیں اور ادیب اپنی پہچان بناتا تھا۔ تاہم ان رسائل کی اشاعت محدود تھی اور ان کا قاری ایک خاص طبقے تک ہی محدود رہتا تھا۔ دوسری طرف کتابیں بھی ایک مخصوص تعداد میں شائع ہوتی تھیں اور ان کی رسائی زیادہ تر شہروں تک ہی ممکن تھی۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اردو ادب کی ترسیل ایک محدود دائرے میں قید تھی۔

سوشل میڈیا نے اردو ادب کو ترسیل کی اس محدودیت سے آزاد کر دیا ہے۔ اب کوئی بھی ادیب یا شاعر اپنی تحریر فیس بک، انسٹاگرام، ٹوئٹر (ایکس)، بلاگ یا یوٹیوب پر اپ لوڈ کر کے فوری طور پر ہزاروں قارئین تک پہنچا سکتا ہے۔ یہ عمل نہ صرف تیز ہے بلکہ اس میں کسی ادارتی رکاوٹ یا تاخیر کا بھی سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ سوشل میڈیا نے ادب کی ترسیل کو جمہوری، آزاد اور براہِ راست بنا دیا ہے۔

سوشل میڈیا نے اردو ادب کو جغرافیائی سرحدوں سے بھی آزاد کر دیا ہے۔ آج پاکستان یا بھارت کا لکھا ہوا افسانہ، نظم یا کالم چند لمحوں میں امریکہ، برطانیہ، مشرقِ وسطیٰ یا کسی اور خطے میں موجود قارئین تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ وہ وسعت ہے جو ماضی میں کبھی ممکن نہ تھی۔ بیرونِ ملک موجود اردو داں طبقہ، جو پہلے اردو ادب سے دور ہو رہا تھا، اب سوشل میڈیا کے ذریعے اس سے جڑ رہا ہے۔ یوں سوشل میڈیا نے اردو زبان کے عالمی فروغ میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے (3)۔

ترسیل کی سب سے بڑی تبدیلی یہ ہے کہ اب قاری اور ادیب کے درمیان براہِ راست مکالمہ ممکن ہو گیا ہے۔ ماضی میں ادیب اپنی تحریر شائع کروا کے صرف قارئین کے ردِعمل کا انتظار کرتا تھا، جو کبھی خطوط یا تنقیدی مضامین کی شکل میں آتا تھا۔ مگر اب سوشل میڈیا پر قاری فوری طور پر اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے، خواہ وہ تبصرے کی صورت میں ہو یا شیئر اور ری ایکشن کی شکل میں۔ اس نے ابلاغ کو دو طرفہ بنا دیا ہے۔ قاری اب محض ایک خاموش سامع نہیں بلکہ تخلیقی مکالمے کا حصہ ہے۔

سوشل میڈیا کی ترسیل نے ادب کے تنقیدی امکانات میں بھی وسعت پیدا کی ہے۔ اب ہر تحریر قاری کے براہِ راست ردِعمل سے گزرتی ہے۔ اگر کوئی تحریر معیاری ہے تو اسے داد ملتی ہے اور اگر کمزور ہے تو فوراً تنقید سامنے آتی ہے۔ اس سے تخلیق کار کو اپنی اصلاح کا موقع ملتا ہے اور وہ قاری کی رائے کو اپنی اگلی تحریروں میں مدِنظر رکھتا ہے۔ تاہم اس عمل کا ایک منفی پہلو بھی ہے کہ اکثر سطحی یا غیر سنجیدہ ردِعمل بھی کثرت سے آتا ہے، جو ادیب کے لیے مایوسی کا باعث بن سکتا ہے۔

سوشل میڈیا نے ڈیجیٹل جرائد اور بلاگز کی شکل میں اردو ادب کو ایک نیا پلیٹ فارم فراہم کیا ہے۔ کئی آن لائن جرائد اب باقاعدگی سے اردو افسانے، شاعری، تنقید اور کالم شائع کر رہے ہیں۔ ان کی رسائی عالمی سطح پر ہے اور ان کا قاری ہزاروں کی تعداد میں موجود ہے۔ بلاگز نے بھی نوجوان لکھاریوں کو اپنی تحریری صلاحیت دکھانے کا موقع دیا ہے۔ اس طرح ترسیل کے نئے ذرائع اردو ادب کے دائرہ اثر کو مزید وسیع کر رہے ہیں (4)۔

سوشل میڈیا پر ادب کی ترسیل کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ کوئی بھی تحریر چند لمحوں میں وائرل ہو سکتی ہے۔ ایک مختصر نظم، ایک جذباتی افسانہ یا ایک انقلابی نعرہ لاکھوں قارئین تک پہنچ سکتا ہے اور سماجی مباحث کا حصہ بن سکتا ہے۔ یہ وہ قوت ہے جس نے ادب کو زیادہ موثر اور فوری بنا دیا ہے۔ البتہ وائرل ہونے کا یہ رجحان کئی بار معیار سے زیادہ مقبولیت کو اہمیت دیتا ہے، جو سنجیدہ ادب کے لیے ایک چیلنج ہے۔

اگرچہ سوشل میڈیا نے اردو ادب کی ترسیل میں وسعت پیدا کی ہے، مگر اس کے ساتھ چند خدشات بھی موجود ہیں۔ بعض ناقدین کے نزدیک سوشل میڈیا نے ادب کو سطحی بنا دیا ہے کیونکہ ہر تحریر کو مقبولیت کی بنیاد پر پرکھا جانے لگا ہے۔ مزید یہ کہ سرقہ (plagiarism) اور غیر معیاری تحریریں بھی کثرت سے گردش کر رہی ہیں، جو ادب کے معیار پر سوالیہ نشان ہیں۔ تاہم مثبت پہلو یہ ہے کہ معیاری تخلیقات بھی زیادہ تیزی اور وسعت کے ساتھ پھیلتی ہیں اور انہیں عالمی سطح پر پذیرائی ملتی ہے۔

سوشل میڈیا نے اردو ادب کی ترسیل اور ابلاغ کو ایک نئی دنیا عطا کی ہے۔ اب تخلیق کار کسی اداراتی رکاوٹ کے بغیر اپنی تحریر فوری طور پر قارئین تک پہنچا سکتا ہے۔ قاری اور ادیب کے درمیان براہِ راست مکالمہ ممکن ہو گیا ہے اور ادب کا دائرہ عالمی سطح پر پھیل گیا ہے۔ اگرچہ سطحیت اور سرقے جیسے مسائل موجود ہیں، مگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو سوشل میڈیا نے اردو ادب کی ترسیل اور ابلاغ کو ہمہ گیر، آزاد اور زیادہ مؤثر بنا دیا ہے۔

سوشل میڈیا کے عہد میں اردو ادب کی تاثیر اور قاری کے رویے میں بنیادی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ ماضی میں قاری ادب کو محض ایک تفریح یا سنجیدہ مطالعے کے طور پر اختیار کرتا تھا۔ ادیب کی تحریر اس کے ذہن اور دل پر اثر ڈالتی، لیکن اس کے اظہار کا طریقہ زیادہ تر محدود تھا۔ اب صورتِ حال یکسر بدل گئی ہے۔ قاری نہ صرف تحریر پڑھتا ہے بلکہ فوری ردِعمل بھی دیتا ہے۔ وہ تبصرے، لائکس، شیئرز اور مختلف ری ایکشنز کے ذریعے اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ یوں ادب کی تاثیر محض ذہنی اور فکری عمل نہیں رہی بلکہ عملی، اجتماعی اور سماجی دائرے میں بھی داخل ہو گئی ہے۔

روایتی دور میں قاری خاموش ناظر تھا۔ وہ صرف کتاب یا رسالے میں موجود تحریر پڑھ کر اپنی ذاتی تشریح کرتا تھا۔ اس کے خیالات زیادہ تر ذاتی حلقے تک ہی محدود رہتے تھے۔ سوشل میڈیا نے قاری کو فعال اور شریکِ مکالمہ بنا دیا ہے۔ اب وہ اپنی رائے براہِ راست ادیب کو پہنچا سکتا ہے۔ یہ تبدیلی اس بات کی دلیل ہے کہ ادب کی تاثیر اب یک طرفہ نہیں رہی بلکہ دو طرفہ مکالمے پر مبنی ہے۔ قاری اب صرف وصول کنندہ نہیں بلکہ شریکِ تخلیق بھی بن چکا ہے

سوشل میڈیا کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں ردِعمل فوری ہوتا ہے۔ جب کوئی نظم، افسانہ یا مضمون اپ لوڈ ہوتا ہے تو قارئین فوراً اپنی رائے دیتے ہیں۔ اس ردِعمل کا اثر براہِ راست ادیب پر پڑتا ہے۔ ایک مثبت رائے اس کے تخلیقی جوش کو بڑھاتی ہے جبکہ منفی تنقید اس کے لیے نئے سوالات کھڑے کرتی ہے۔ اس طرح قاری کی موجودگی ادب کی تخلیقی فضا میں براہِ راست اثر انداز ہو رہی ہے۔

سوشل میڈیا پر قاری اور ادب کے تعلق میں جذباتی پہلو نمایاں ہو گیا ہے۔ اگر کوئی تحریر سماجی انصاف، انسانی حقوق یا قومی شعور سے متعلق ہو تو وہ چند دنوں میں لاکھوں قارئین کے دلوں پر اثر ڈالتی ہے۔ یہ اثر کئی بار عملی اقدامات میں بھی ڈھلتا ہے۔ مثال کے طور پر عورتوں کے حقوق، ماحولیاتی مسائل یا تعلیمی اصلاحات پر لکھی گئی تحریریں قارئین کو احتجاج، مکالمہ یا آگاہی کی تحریک میں شریک کر دیتی ہیں۔ اس طرح ادب کا اثر محض کتاب کے صفحات تک محدود نہیں رہا بلکہ معاشرتی رویوں کو براہِ راست متاثر کرنے لگا ہے (5)۔

ایک اور اہم تبدیلی یہ ہے کہ قاری اب نقاد کا کردار بھی ادا کرنے لگا ہے۔ ماضی میں تنقید کا دائرہ چند بڑے نقادوں تک محدود تھا، لیکن اب ہر قاری سوشل میڈیا پر اپنی رائے کو تنقید کے طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ رجحان ایک طرف ادب کی جمہوریت کو ظاہر کرتا ہے لیکن دوسری طرف یہ خطرہ بھی موجود ہے کہ ہر رائے سنجیدہ تنقید نہیں ہوتی۔ بعض اوقات سطحی اور غیر علمی تبصرے بھی کثرت سے آتے ہیں، جو معیاری گفتگو میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ تاہم اس سب کے باوجود قاری کے نقاد بننے سے ادب کی تاثیر میں وسعت آئی ہے۔

سوشل میڈیا پر ادب کی تاثیر اس وقت سب سے زیادہ بڑھ جاتی ہے جب کوئی تحریر وائرل ہو جاتی ہے۔ ایک مختصر نظم یا افسانہ لاکھوں قارئین تک پہنچ کر اجتماعی رویے کو متاثر کرتا ہے۔ ایسی تحریریں کئی بار معاشرتی مہمات کا حصہ بھی بن جاتی ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی المیے پر لکھی گئی نظم پورے معاشرے میں ایک اجتماعی دکھ اور شعور کو بیدار کر دیتی ہے۔ یوں سوشل میڈیا نے ادب کو اجتماعی رویوں پر اثرانداز کرنے کا ایک نیا راستہ دیا ہے (6)۔

جہاں سوشل میڈیا نے ادب کی تاثیر کو بڑھایا ہے، وہیں اس میں چند منفی پہلو بھی ہیں۔ بعض قارئین فوری اور سطحی ردعمل دیتے ہیں جس کی بنیاد جذبات یا ذاتی تعصبات پر ہوتی ہے۔ اس سطحیت نے ادب کے سنجیدہ مطالعے کو کمزور کیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ قاری کئی بار تحریر کے اصل مفہوم کو سمجھے بغیر اپنی رائے دیتا ہے۔ یوں اثر پذیری کا عمل بسا اوقات ایک عارضی اور وقتی کیفیت تک محدود ہو جاتا ہے۔

ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ قاری صرف ردعمل دینے تک محدود نہیں رہا بلکہ وہ اپنی تحریریں بھی اسی مکالمے میں شامل کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک نظم کے جواب میں دوسری نظم، ایک افسانے کے جواب میں دوسرا افسانہ یا تبصرہ تحریر کیا جاتا ہے۔ اس رجحان نے قاری اور ادیب کے درمیان تعلق کو مزید قریب کر دیا ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ قاری اب صرف اثر پذیر نہیں رہا بلکہ خود بھی تخلیق اور اثر پذیری کے عمل میں شامل ہو گیا ہے۔ سوشل میڈیا نے اردو ادب کی تاثیر اور قاری کے رویے کو مکمل طور پر بدل دیا ہے۔ قاری اب ایک فعال، شریک اور نقاد کا کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کا فوری ردعمل ادب کو زیادہ عوامی اور اجتماعی بنا رہا ہے۔ اگرچہ سطحیت اور وقتی اثرات کے خدشات موجود ہیں، لیکن مجموعی طور پر دیکھا جائے تو یہ تبدیلیاں اردو ادب کو زیادہ متحرک، زندہ اور معاشرتی شعور سے جڑا ہوا بنا رہی ہیں۔

سوشل میڈیا اور اردو ادب کے تعلق کو محض ایک مثبت پیش رفت سمجھنا درست نہ ہوگا۔ جہاں اس نے تخلیق، ترسیل اور تاثیر کے کئی نئے امکانات فراہم کیے ہیں، وہیں اس نے کئی سنجیدہ تنقیدی سوالات بھی اٹھائے ہیں۔ ادب ایک ایسا فن ہے جو صدیوں کی روایت اور گہری فکری بنیادوں پر قائم ہے۔ اس کا تعلق محض فوری تاثر یا سطحی مقبولیت سے نہیں بلکہ دیرپا معنویت اور انسانی شعور کی تہذیبی تشکیل سے ہے۔ سوشل میڈیا نے ان دونوں جہات کو ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کیا ہے۔

سب سے اہم تنقیدی پہلو یہ ہے کہ سوشل میڈیا نے ادب کو کمیت کی طرف زیادہ مائل کر دیا ہے۔ چونکہ یہ پلیٹ فارم تیز تر ابلاغ اور وسیع رسائی فراہم کرتے ہیں، اس لیے تخلیق کار اکثر زیادہ سے زیادہ لکھنے اور شائع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ادب کی وہ سنجیدہ کاوشیں جو وقت اور غور و فکر چاہتی ہیں، دب کر رہ جاتی ہیں۔ کمیت کے دباؤ نے معیار پر براہِ راست اثر ڈالا ہے۔ بعض اوقات محض چند منٹوں میں لکھی گئی تحریر ہزاروں قارئین تک پہنچ جاتی ہے، مگر وہ ادبی معیار پر پورا نہیں اترتی۔ اس صورتحال نے "ادب" اور "غیر ادبی مواد" کے درمیان سرحدوں کو دھندلا کر دیا ہے۔

ایک اور اہم مسئلہ سرقہ (Plagiarism) ہے۔ سوشل میڈیا پر کسی بھی تحریر کو کاپی کر کے اپنی شناخت کے ساتھ پیش کرنا نہایت آسان ہو گیا ہے۔ اس نے تخلیقی دیانت کو نقصان پہنچایا ہے اور اصل ادیب کے حقوق کو پامال کیا ہے۔ اس کے علاوہ غیر معیاری مواد کی بھرمار نے سنجیدہ قارئین کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔ قاری کو اس کثرت میں سے معیاری ادب تک پہنچنے کے لیے زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے۔ یوں سوشل میڈیا نے ادب کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ اس کے انتخاب کو بھی ایک پیچیدہ عمل بنا دیا ہے (7)۔

سوشل میڈیا پر قاری کا فوری ردعمل ایک طرف ادیب کے لیے حوصلہ افزائی اور اصلاح کا ذریعہ ہے، تو دوسری طرف یہ نقصان دہ بھی ہے۔ اکثر ردعمل سطحی اور جذباتی ہوتا ہے، جو سنجیدہ تنقید کے معیار پر پورا نہیں اترتا۔ اس طرح ادب پر گفتگو کا دائرہ وسیع تو ہوا ہے، لیکن اس کی گہرائی کم ہو گئی ہے۔ تنقید کا یہ نیا انداز کئی بار تخلیق کار کو غیر ضروری دباؤ کا شکار بھی کر دیتا ہے، کیونکہ وہ ہر وقت مقبولیت یا لائکس کے پیمانے پر اپنی تخلیق کو پرکھنے لگتا ہے۔

سوشل میڈیا نے نئی نسل کو ادب کے قریب لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے، مگر اس کے نتیجے میں کئی بار ادبی روایت اور جدید رجحانات میں ٹکراؤ بھی سامنے آیا ہے۔ نئی نسل مختصر اور فوری اثر ڈالنے والے اسلوب کو ترجیح دیتی ہے، جیسے مائیکرو فکشن، فیس بکی شاعری، یا دو چار مصرعوں پر مشتمل غزل۔ اس کے برعکس کلاسیکی ادب یا طویل مطالعہ طلب تخلیقات انہیں کم پرکشش محسوس ہوتی ہیں۔ یوں روایت اور جدیدیت کا یہ فرق ادبی مکالمے میں تنقیدی مباحث کو جنم دے رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا سوشل میڈیا کے زیرِ اثر ادب اپنی روایت سے کٹ جائے گا یا اس کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر نئے امکانات پیدا کرے گا؟

تنقیدی سطح پر دیکھا جائے تو سوشل میڈیا نے اردو زبان اور اسلوب پر بھی گہرا اثر ڈالا ہے۔ یہاں لکھنے والے زیادہ تر سہل، سادہ اور غیر رسمی زبان استعمال کرتے ہیں تاکہ قاری آسانی سے سمجھ سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ ادب زیادہ عوامی ہو گیا ہے، مگر نقصان یہ ہے کہ گہرے اور دقیق اسلوب کے لیے جگہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ اردو ادب کا ایک اہم سرمایہ اس کی شعری جمالیات اور ادبی نزاکت ہے، جسے سوشل میڈیا کے تیز رفتار ماحول میں برقرار رکھنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

سوشل میڈیا پر ادب کے تنقیدی مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ سطحیت ہے۔ یہاں کسی تحریر کی کامیابی کا پیمانہ اس کے لائکس، شیئرز یا کمنٹس کی تعداد بن گیا ہے۔ اس نے قاری اور ادیب دونوں کو وقتی مقبولیت کی طرف راغب کر دیا ہے۔ ادیب اکثر ایسی تحریریں تخلیق کرتا ہے جو فوری تاثر ڈال سکیں، مگر ان کی ادبی عمر زیادہ نہیں ہوتی۔ تنقیدی اعتبار سے یہ رجحان ادب کی سنجیدگی اور پائیداری کے لیے خطرہ سمجھا جاتا ہے۔

سوشل میڈیا نے معیاری ادب کے لیے کئی چیلنج پیدا کیے ہیں۔ اول یہ کہ معیاری ادب زیادہ تر انہماک، مطالعہ اور گہرے فکری عمل کا متقاضی ہوتا ہے، جبکہ سوشل میڈیا فوری توجہ چاہتا ہے۔ دوم یہ کہ معیاری ادب کو اکثر وہ مقبولیت حاصل نہیں ہوتی جو سطحی اور آسان تحریروں کو ملتی ہے۔ نتیجتاً تخلیق کار معیاری کام کرنے کے بجائے مقبولیت کے پیچھے بھاگنے لگتا ہے۔ یہ تنقیدی مسئلہ مستقبل میں اردو ادب کے معیار پر گہرے اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

ان تمام مسائل کے باوجود سوشل میڈیا کے تنقیدی پہلو مکمل طور پر منفی نہیں ہیں۔ اس نے ادب کو عوامی سطح پر پہنچایا، نئے لکھاریوں کو سامنے لایا اور قاری کو فعال بنایا۔ اگر ان چیلنجز کو سمجھ کر معیاری ادب کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے تو سوشل میڈیا اردو ادب کے لیے مثبت کردار ادا کر سکتا ہے۔ یہ پلیٹ فارم سنجیدہ ادیبوں کو زیادہ قارئین تک رسائی دیتا ہے، اور نقادوں کو نئے رجحانات پر غور کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے(8)۔

تنقیدی جائزہ لینے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا اردو ادب کے لیے امکانات اور چیلنجز دونوں لے کر آیا ہے۔ اس نے ادب کو وسیع تر بنایا مگر سطحیت کے خدشات پیدا کیے، قاری کو فعال بنایا مگر سنجیدہ تنقید کو کمزور کیا، زبان کو سہل بنایا مگر جمالیاتی پہلو کم کر دیے۔ یہ سب مسائل اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اگر ادب کو اپنی روایت، معیار اور سنجیدگی برقرار رکھنی ہے تو سوشل میڈیا کے استعمال میں توازن اور ادبی شعور کی ضرورت ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ سوشل میڈیا اردو ادب کے لیے ایک امتحان بھی ہے اور ایک موقع بھی۔

اردو ادب اور سوشل میڈیا کا تعلق بظاہر ایک مثبت اور جدید صورت میں سامنے آتا ہے مگر جب اس تعلق کا تنقیدی جائزہ لیا جائے تو بہت سے پیچیدہ مسائل اور چیلنجز بھی سامنے آتے ہیں۔ سوشل میڈیا نے ادب کو عوامی سطح پر قابلِ رسائی اور عام فہم بنا دیا ہے، لیکن اس سہولت نے ادب کی معیاریت، سنجیدگی اور روایت کو مختلف حوالوں سے متاثر بھی کیا ہے۔ تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ادب کی دنیا میں وہ توازن جو صدیوں کی روایت اور تحقیقی محنت سے قائم ہوا تھا، اب تیزی سے متزلزل ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

سب سے پہلے مسئلہ ادبی معیار کا ہے۔ سوشل میڈیا پر لکھنے اور شائع کرنے کی سہولت اتنی آسان ہو چکی ہے کہ ہر شخص خود کو ادیب یا شاعر سمجھنے لگا ہے۔ تحریروں کی کثرت ضرور ہے مگر ان کی کیفیت زیادہ تر سطحی اور عارضی نوعیت کی ہوتی ہے۔ وہ باریک بینی، فکری گہرائی اور فنی پختگی جو کتابی ادب کا خاصہ ہوا کرتی تھی، اب شاذ و نادر ہی دکھائی دیتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ قارئین کے سامنے ادب کا ایک غیر معیاری اور غیر سنجیدہ چہرہ بھی آ رہا ہے، جو مجموعی طور پر اردو ادب کی قدروں کو متاثر کر رہا ہے۔

دوسری بڑی تنقید یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر سرقہ ایک عام رجحان بن چکا ہے۔ چونکہ ہر متن فوری طور پر شائع ہو سکتا ہے اور دنیا بھر میں پھیل سکتا ہے، اس لیے دوسروں کے خیالات، اشعار اور نثر کو کاپی کر کے اپنے نام سے پیش کرنے کی روایت بڑھ گئی ہے۔ کتابی دنیا میں سرقہ پکڑنا نسبتاً آسان تھا اور اس پر فوری علمی یا ادبی ردعمل بھی آتا تھا، مگر سوشل میڈیا کی وسعت اور تیز رفتاری نے اس عمل کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس طرح اصل تخلیق کار کی محنت ضائع ہوتی ہے اور ادبی اخلاقیات مجروح ہوتی ہیں۔

سوشل میڈیا نے اردو ادب کو ایک نیا قاری ضرور دیا ہے مگر یہ قاری اکثر فوری ردعمل اور سطحی مطالعے تک محدود ہے۔ لائکس اور کمنٹس کی صورت میں قاری کا ردعمل زیادہ تر وقتی اور غیر سنجیدہ ہوتا ہے۔ اس سے تخلیق کار کو یہ تاثر ملتا ہے کہ اس کی تحریر مقبول ہے، حالانکہ حقیقت میں قاری نے محض چند سطریں پڑھ کر اظہارِ پسندیدگی کیا ہوتا ہے۔ یہ رویہ ادیب کو اپنی تحریروں کی گہرائی اور معیار پر سنجیدگی سے سوچنے سے روک دیتا ہے اور یوں ادب کا مقصدی ارتقاء متاثر ہوتا ہے۔

ادبی روایت کے حوالے سے بھی تنقیدی سوالات سامنے آتے ہیں۔ اردو ادب نے ایک طویل تاریخی عمل کے دوران اپنے اصول، اسالیب اور اقدار مرتب کی تھیں۔ سوشل میڈیا نے ان اصولوں کو توڑنے اور نئے اسالیب متعارف کرانے کی راہ ہموار کی ہے۔ بظاہر یہ تبدیلی تخلیقی وسعت کا اظہار ہے لیکن حقیقت میں یہ ادب کی روایت اور ماضی سے بے اعتنائی بھی ہے۔ نئی نسل اکثر کلاسیکی ادب سے ناآشنا رہتی ہے اور صرف سوشل میڈیا پر موجود مختصر اور فوری تحریروں پر اکتفا کرتی ہے۔ یوں ادب کا تسلسل اور تاریخی شعور ٹوٹنے کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔

زبان اور اسلوب میں تبدیلی بھی ایک اہم تنقیدی نکتہ ہے۔ سوشل میڈیا کی زبان زیادہ تر غیر رسمی، روزمرہ اور کبھی کبھار غیر معیاری ہو جاتی ہے۔ اس میں انگریزی الفاظ کی بے تحاشا آمیزش، چیٹ لینگویج، اور ایموجیز کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ اس کا اثر یہ ہے کہ سنجیدہ ادبی زبان کی حیثیت کمزور ہو رہی ہے۔ نئی نسل جو اس اسلوب میں پڑھتی اور لکھتی ہے، وہ کتابی اور کلاسیکی زبان سے فاصلہ پیدا کر رہی ہے۔ یہ صورتِ حال اردو ادب کے اس جمالیاتی حسن کو متاثر کرتی ہے جو صدیوں کی تہذیبی اور فکری میراث کا حصہ تھا۔

ایک اور پہلو جسے تنقیدی طور پر دیکھا جانا چاہیے وہ ہے وقت کی تیز رفتاری۔ سوشل میڈیا پر مواد کی تخلیق اور ترسیل اتنی تیز ہے کہ کسی تحریر کو وقت مل ہی نہیں پاتا کہ وہ قاری کے ذہن میں رچ بس سکے۔ ایک تحریر ابھی نظر سے گزرتی ہے تو دوسری اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ یہ عمل ادب کی پائیداری اور دوام کے تصور کو کمزور کرتا ہے۔ ادب کا اصل حسن یہ ہے کہ وہ وقت کے ساتھ زندہ رہتا ہے، مگر سوشل میڈیا نے ادب کو عارضی اور وقتی بنا دیا ہے۔

ادبی حلقوں میں ایک اور اعتراض یہ سامنے آتا ہے کہ سوشل میڈیا نے ادب کو مقبولیت کے دباؤ میں ڈال دیا ہے۔ اب اکثر ادیب یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ ان کی تحریر زیادہ لائکس اور شیئرز حاصل کرے گی یا نہیں۔ اس باعث تحریر کا معیار اور مقصدیت ثانوی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں اور مقبولیت پہلی ترجیح بن جاتی ہے۔ یوں ادب کا وہ وقار، جسے علم، فن اور حقیقت کی تلاش سے وابستہ ہونا چاہیے تھا، تجارتی اور وقتی پیمانوں پر پرکھا جانے لگا ہے۔

مزید برآں، سوشل میڈیا نے اردو ادب میں ایک نئی قسم کی تقسیم اور تنازع بھی پیدا کر دیا ہے۔ ادیب اور قاری کے درمیان مکالمے نے بظاہر فاصلے کم کیے ہیں مگر اس مکالمے میں اکثر سنجیدگی اور برداشت کی کمی نظر آتی ہے۔ تنقید کے بجائے ذاتی حملے، گروہ بندی اور غیر ادبی رویے عام ہو گئے ہیں۔ اس سے ادبی ماحول میں کشیدگی اور انتشار پیدا ہوتا ہے، جو ادب کے فروغ کے لیے کسی طور مثبت نہیں کہا جا سکتا۔

اگر مستقبل کی سمت پر نظر ڈالی جائے تو تنقیدی سوال یہ بھی ہے کہ سوشل میڈیا کہیں اردو ادب کو صرف تفریحی اور وقتی اظہار تک محدود نہ کر دے۔ اگر ادب صرف جذباتی ابال، فوری ردعمل یا سطحی تفنن تک محدود ہو جائے تو اس کا اصل مقصد، یعنی انسانی شعور کو بلند کرنا اور سماجی حقیقتوں کو فکری گہرائی کے ساتھ بیان کرنا، پس منظر میں چلا جائے گا۔

ان تمام پہلوؤں کے باوجود یہ کہنا بھی درست نہیں ہوگا کہ سوشل میڈیا کا وجود سراسر منفی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ تاہم اس حقیقت کو مثبت رخ دینے کے لیے ضروری ہے کہ ادیب، قاری اور ناقد تینوں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ ادب کا معیار قائم رکھنے، سرقے کو روکنے، زبان کو معیاری بنانے اور روایت سے جڑے رہنے کے لیے شعوری کوششیں کرنی ہوں گی۔ بصورت دیگر اردو ادب ایک ایسے راستے پر چل پڑے گا جہاں اس کی پہچان اور وقعت وقت کے ساتھ ماند پڑ سکتی ہے۔

حوالہ جات

1. جالبی، جمیل، تاریخِ ادبِ اردو، ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور، 1990، ص215۔
2. خاں، مسعود حسین، اردو کی لسانی تاریخ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 1985، ص142۔
3۔ فاروقی، شمیم حنفی، جدید اردو تنقید کے مباحث، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 2010، ص77۔
4 جمیل، اختر، اردو ادب کا عالمی تناظر، مجلس ترقی ادب، لاہور، 2005، ص198۔
5. فاروقی، گوپی چند نارنگ، ادب کا نیا منظر نامہ، مکتبہ جامعہ، دہلی، 2008، ص164۔
6. قریشی، محمد حمید، سماجی تبدیلی اور اردو ادب، سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور، 2012، ص203۔
7. احمد، وزیر آغا، اردو ادب کی تنقیدی جہات، سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور، 2001، ص119۔
8. ناصر، سلیم، سماجی ذرائع ابلاغ اور ادبی رجحانات، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 2015، ص87۔